پروفیسر سید محمد شمس الدین

حفاظت حدیث کی عملی صورتیں

یہ بات قطعاً غلط ہے کہ احادیث کو پہلی بار تیسری صدی ہجری میں مدون کیا گیا اور مذکور ہو چکا ہے کہ کتابت خود عہد رسالت مآب میں شروع تھی۔ کتابت حفاظت کی ایک اہم کڑی ہے۔۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس مقصد کے لئے اور دوسرے قابل اعتماد طریقے بھی اپنائے گئے۔ ان صورتوں سے پہلے ضروری ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کی مختلف اقسام کو اچھی طرح دیکھ لیں۔

احادیث کی تین اقسام ہیں۔ اور یہ تقسیم راویوں کی تعداد کے لحاظ سے کی جاتی ہیں۔

۱۔ متواتر۔

وہ حدیث ہے جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک سے لیکر آج تک ہر دور اور ہر زمانے میں اتنے راویوں نے روایت کی ہو کہ عقلاً انکا جھوٹ بات بیان کرنے پر متفق ہو جانا ناممکن ہو۔ حدیث کی یہ قسم مزید دو اقسام پر مشتمل ہے۔

(الف) متواتر بالفظ (ب) متواتر بالمعنی

۲۔ مشہور۔

حدیث کی دوسری قسم مشہور کہلاتی ہے۔ محدثین کے مطابق اس اصطلاح کی درج ذیل تعریف کی جاتی ہے۔
ایک ایسی حدیث جو متواتر نہ ہو لیکن کسی بھی نسل میں اس کے راوی تین سے کم نہ رہے ہوں۔ (۱) یہ اصطلاح فقہ میں بھی رائج ہے۔ ایسی حدیث متواتر کے بعد دوسرے درجہ پر آئی ہے۔

۳۔ خبر واحد۔

یہ وہ حدیث ہے جس کے راوی کسی ایک نسل میں تین سے کم رہ گئے ہوں۔ جہاں تک متواتر احادیث کا تعلق ہے۔ کوئی شخص انکے معتبر ہونے میں شک نہیں کر سکتا اور مشہور احادیث کا جہاں تک تعلق ہے۔ انکا درجہ اسناد متواتر سے اگرچہ کم ہے لیکن اسکے باوجود یہ روایات کا صداقت اور سچائی کے بارے میں اطمینان کے لئے کافی ہے۔ تیسری قسم خبر واحد ہے۔ اس کی حجیت اور صداقت کا انحصار راویوں کی راست بازی اور دیانت پر ہے۔ اور یہ قانون دنیا میں ہر جگہ لاگو ہے مگر منکرین حدیث کو خبر واحد کی حجیت پر اعتراض انکی بد نیتی کا مظہر ہے۔ (۲)

عملی صورت۔۱۔ قرآن کریم ۔

قرآن نے احادیث کی حفاظت کا ذمہ بیان کیا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

۲۔ فرامین رسول اللہ ﷺ مثلاً " بلغوا عنی ولو آیہ "(۳)

۳- درایت صحابہ کرامؓ۔ ۴- اعمال صحابہ کرامؓ۔
۵- فروع فقہ میں ۶- وسعت مسالک میں
۷- دین کے تسلسل میں ۸- عشق رسولؐ کے سائے میں
۹- سند کے اہتمام سے

ان بالا ۹ امور سے حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کی گئی۔ اور سچ اور جھوٹ کو علیحدہ کر دیا گیا۔ (۴)۔

کتب حدیث کی اقسام:۔

حدیث کے علماء نے حفاظت حدیث کے سلسلے میں جو کاوشیں کیں ان کی مساعی کو مختلف نام دیئے گئے جو کہ ظاہر کرتے ہیں کہ سند و متن کے اصولوں سے ہٹ کر ہر کتاب حدیث کا بھی معیار مقرر ہے جو کہ اس کی کتاب کی صحت و استناد کے مطابق دیا گیا ہے۔ یہ نام کیوں لئے جاتے ہیں؟ شاہ عبدالعزیز کی کتاب عجالہ نافعہ سے انکی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

جامع:۔

وہ کتاب ہے جس میں آٹھ قسم کی مقررہ احادیث ہوں ۱- عقائد، ۲- احکام، ۳- تفسیر، ۴- آداب، ۵- سیر، ۶- فضائل، ۷- مناقب۔

سب سے پہلی جامع حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی ہے جو کہ "الصادقہ" کے نام سے مشہور ہے۔ امام بخاری نے اپنی جامع میں صحیح احادیث کا التزام کیا ہے۔

سند:۔

اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو بہ ترتیب صحابہ مدون کیا گیا ہو باعتبار حروف تہجی، باعتبار سبقت فی الاسلام باعتبار شرافت نبی۔

معجم:۔

وہ کتاب ہے جس میں احادیث کو بہ ترتیب شیوخ جمع کیا گیا ہو۔ اس کے موجد ابن قانع (۳۵۱ھ) معاجم کو باعتبار حروف تہجی مرتب کرنے کا سہرا طبرانی (۳۶۰ھ)

سنن:۔

وہ کتاب ہے جس میں احادیث احکام ہوں یہ سعید بن منصور (۲۲۹ھ) کی ایجاد ہے۔

اجزاء:۔

جزء کی جمع ہے جس میں ایک خاص شخص کی حدیثیں جمع کی جائیں۔

رسالہ:۔

جس میں کسی ایک مقصد کی حدیثیں جمع کی جائیں اس کے موجد حضرت زید بن ثابت ہیں جنہوں نے کتاب

ہے یہاں تک کہ یہ مقولہ عام ہو گیا "اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری الجامع الصحیح للبخاری" (۹) بخاری میں جو حدیثیں درج ہیں ان سب کی مجموعی تعداد بشمول مکررات معلقات و تابعات نوہزار بیاسی ہے۔ ۹۰،۰۰۰ اشخاص نے بلاواسطہ بخاری کو امام بخاری سے سنا، ۵۳ شروح لکھی گئیں ۲۲۰ مستخرج لکھے گئے۔

صحیح بخاری میں تراجم ابواب کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ یہ مسئلہ اہل فن اور عظیم محدثین میں معرکۃ الآرار ہا ہے۔

صحیح مسلم:۔

امام مسلم بن حجاج القشیری ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵ رجب ۲۶۱ھ کو انتقال ہوا۔ (۱۰) خطیب بغدادی نے انکے تذکرے میں لکھا ہے کہ آپ نے تلاش حدیث میں مصر، شام، حجاز، او عراق کا سفر کیا۔ آپ ابتداء میں امام بخاری سے مانوس نہ تھے مگر آخر میں جب بخاری نے نیشاپور کا سفر کیا اور انکے کمالات کا مشاہدہ کیا تو ذہلی کو چھوڑ کر انکے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ امام مسلم نے اپنی جامع صحیح کا انتخاب تین لاکھ ایسی روایات سے کیا جو انہوں نے براہ راست اپنے شیوخ سے سنی تھیں اور اپنی صحیح میں وہ احادیث مندرج کیں جن پر شیوخ کا اتفاق تھا۔ جب انہوں نے کتاب کو مکمل کیا تو اپنے دور کے بہت بڑے جرح تعدیل اور علل حدیث کے امام ابو زرعہ کی خدمت میں اسے پیش کیا۔ یوں پندرہ برس کی محنت شاقہ کے بعد ۱۲۰۰۰ احادیث کا ذخیرہ تیار ہوا۔ (۱۱)

بخاری و مسلم کی شرط روایت۔

شارحین حدیث اور علماء فن کا کہنا ہے کہ امام بخاری و مسلم نے کہیں بھی صراحت کے ساتھ اپنی شرائط کا ذکر نہیں کیا بلکہ انکی شروط انکی کتابوں پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتی ہیں۔ امام حازمی (۵۸۴ھ) نے ایک مثال کے ذریعے ان کی شرائط کو ذکر کیا وہ فرماتے ہیں کہ مثلاً امام زہری کے اصحاب و تلامذہ کے پانچ طبقات ہیں۔

۱۔ وہ عادل حافظ راوی جنہوں نے اپنے استاد کی صحبت ہمیشہ سفر حضر میں اختیار کی مثلاً مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، عقیل الدیلی اور شعیب بن ابی حمزہ۔

۲۔ عادل راویوں کی وہ جماعت جنہیں استاد کی صحبت کم میسر رہی جیسے امام اوزاعی، لیث بن سعد، نعمان بن راشد اور عبدالرحمان بن خالد۔

۳۔ راویوں کی وہ جماعت جنہیں زہری کی صحبت طویل نصیب ہوئی مگر وہ جرح و تنقید کی آفتوں سے بچ نہ سکے مثلاً سفیان بن حسین اسلمی جعفر بن برقان، عبداللہ بن عمر بن حفص العمری وغیرہ۔ وغیرہ۔

۴۔ وہ لوگ جنہیں صحبت بھی کم نصیب ہوئی اور جرح و تنقید سے بھی اپنا دامن نہ بچا سکے جیسے اسحاق بن یحییٰ کلبی معاویہ بن یحییٰ صدفی، اسحاق بن عبداللہ ابن ابی خردہ، اور ابراہیم بن زید مکی۔

۵۔ ضعیف اور مجہول راویوں کی وہ تعداد جنکی روایات کا امام ابی داؤد نسائی اور ترمذی کے نزدیک صرف بطور استشہاد و عبرت بیان کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔ لیکن بخاری و مسلم کے نزدیک انکی روایت کسی طور سے بھی جائز نہیں۔ مثلاً بحر بن کثیر السقاء، حکم بن عبداللہ الدیلی، وغیرھم۔ پس امام بخاری پہلے دونوں طبقات کی روایت لے لیتے ہیں اور تیسرے کی چھانٹی کے قائل ہیں اور ابوداؤد اور نسائی صرف پہلے تین طبقوں کی روایت لیتے ہیں۔

الفرائض مرتب کی۔

اربعین :۔

وہ کتاب ہے جس میں چالیس حدیثیں جمع کی جائیں۔ سب سے پہلا اربعین شیخ عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ) کا ہے۔(۵)

صحاح ستہ :۔

طبقات کتب حدیث

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے "اتحاف الغنیۃ فیما یحتاج الیہ المحدث والفقیہ" میں کتب حدیث کے طبقات بیان کئے ہیں۔ کتب حدیث صحت، شہرت، اور قبولیت کے اعتبار سے کئی طبقوں پر مشتمل ہیں۔

۱۔ صحت :۔

سے مراد یہ ہے کہ مولف کتاب نے اس بات کی پابندی کی ہو کہ وہ صحیح یا حسن حدیثوں کے سوا اور کوئی حدیث اس میں درج نہیں کرے گا اور اگر درج کرے تو اس کا ضعف غرابت اور علت و شذوذ بھی بتا دے۔

شہرت :۔

سے مراد یہ ہے کہ محدثین کی جماعتیں یکے بعد دیگرے، ہر دور میں یکے بعد دیگرے اس کتاب کے ساتھ بہ طریق روایت، ضبط، مشکل اور تخریج احادیث میں مشغول رہی ہوں۔

۱۔ قبولیت :۔

سے مراد یہ ہے کہ ناقدان حدیث اس کتاب کو تسلیم کر لیں۔ اس پر اعتراض نہ کریں۔ اور اس کتاب کی احادیث کے متعلق مؤلف کا حکم اور فیصلہ درست سمجھیں اور فقہا بغیر اختلاف و بلا انکار اس سے استدلال کریں۔

پہلے طبقہ میں تین کتب داخل ہیں۔ موطا امام مالک، بخاری، مسلم، دوسرے طبقہ جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی داخل ہیں موصلی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ مستدرک حاکم سنن دار قطنی، صحیح ابن حبان، بیہقی، طحاوی وغیرہ شامل ہیں۔(۶) ان طبقات میں صحاح ستہ کی کتب ابن ماجہ کے علاوہ باقی پانچ پہلے دو درجوں کے زمرے میں اور ابن ماجہ طبقات میں تیسرے درجہ کی ہے۔

صحیح بخاری :۔

مؤلف بخاری محمد بن اسماعیل البخاری ہیں امام صاحب ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ کو ہفتے کی شب سمرقند کے ریب قریہ خرتنگ میں وفات پائی نماز ظہر کے بعد آپ کو دفن کیا گیا۔(۷) امام بخاری کی فضیلت علمی کے بارے میں دارمی فرماتے ہیں کہ بخاری فن حدیث میں مجھ سے کہیں زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔(۸)

جمہور محدثین کے نزدیک یہ امر مسلمہ ہے کہ بخاری کی الجامع الصحیح صحت کے اعتبار سے تمام کتب حدیث پر مقدم

ور امام ترمذی پہلے طبقہ سے تا چہار کی روایت لیتے ہیں اصول میں اور پانچویں طبقے سے بھی بے اصول لئے ہیں مگر ساتھ ہی اپنی معلومات کے مطابق روایات کا حال بھی بیان کرتے جاتے ہیں۔(۱۲)

سنن ابی داوٗد:۔

ے کے موٗلف ابو داوٗد السجستانی ہیں انکی ولادت ۲۰۲ھ اور انتقال ۲۷۵ھ کو ہوا اور بصرہ میں مدفون ہوئے۔ حفظ و اتقان، روایت، و عبادت، اور تقویٰ و صلاح میں یگانہ روزگار تھے انکے معاصر موسیٰ بن ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ بوداوٗد دنیا میں حدیث کے لیئے اور آخرت میں جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ سنن ابی داوٗد کو صحاح ستہ میں شمار یا گیا ہے۔اس کتاب کو ۹ جلیل القدر لوگوں نے روایت کیا۔ ان تمام نسخوں میں ابو علی ٹوٹوی کے نسخہ کو اس تبار سے ترجیح حاصل ہے کہ انہوں نے کتاب السنن کا سماع محرم ۲۷۵ھ میں کیا جب امام ابوداوٗد نے اس کی خری املاء کرائی تھی۔ امام احمد بن حنبل نے اسے بے حد پسند فرمایا۔

وٗلف نے اس کتاب کو صرف احادیث احکام کےلئے مختص کیا اس میں جتنا ذخیرہ فقہی ہے وہ صحاح ستہ کی کسی دوسری کتاب میں میسر نہیں آتا۔

جامع ترمذی:۔

ے کے موٗلف ابو عیسیٰ محمد بن سورہ ہیں ۲۰۹ھ میں پیدائش اور ۲۷۹ھ کو وفات ہوئی۔ یہ امام بخاری کے سب سے مشہور تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ خود امام بخاری سے انکے حق میں تعریفی کلمات منقول ہیں۔ محدثین ان کو بخاری کا خلیفہ کہتے ہیں۔ اور امام بخاری نے ان سے روایت بھی کی ہے اور کثرت تضرع کی وجہ سے انکی بینائی جاتی رہی۔

خصوصیات ترمذی:۔

۱۔ ترتیب عمدہ ہے اور تکرار نہیں ہے۔

۲۔ مذاہب فقہاء اور انکے ادلہ کا ذکر کیا گیا ہے

۳۔ انواع حدیث، تبویب فقہ، علل حدیث، صحیح و ضعیف اسماء و کنی، جرح و تعدیل، شذوذ، موقوف اور مدرج مذکور ہیں۔

۴۔ راویوں کے نام، انکے القاب، کنیت کے علاوہ وہ فوائد بھی مذکور ہیں جنکا تعلق علم الرجال سے ہے۔

۵۔ جامع ترمذی، بخاری اور امام ابوداوٗد، دونوں طریقوں کی ہے۔

۶۔ مختلف انواع کی احادیث کو کتاب میں سمو کر اسے گلدستہ بنادیا ہے۔

سنن نسائی:۔

امام عبدالرحمن النسائی ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۰۳ھ میں وفات پائی۔ بڑے بڑے شیوخ سے استفادہ لیا۔(۱۵)

مام نسائی نے بخاری و مسلم کی طرح صرف صریح الاسناد روایات ہی کو لیا ہے اور انکی تالیف بخاری و مسلم کی طرح

دونوں طریقوں کی جامع شمار ہوتی ہے۔ اور علل حدیث کا بیان اس پر مستزاد ہے۔ اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جودت تالیف میں بھی ممتاز ہے۔

سنن ابن ماجہ :۔

یہ سنن ابو عبداللہ محمد بن زید بن عبداللہ بن ماجہ کی تصنیف ہے جو ۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۳ھ کو فوت ہوئے ابو یعلی خلیلی کہتے ہیں کہ ابن ماجہ متفق علیہ ثقہ تھے فن حدیث و تفسیر کے علاوہ علم تاریخ پر انہیں ید طولیٰ حاصل تھا ان کا قول قابل صحت تھا۔ ابن ماجہ کہتے ہیں کہ تصنیف کے بعد میں جب یہ کتاب حافظ ابوزرعہ کے سامنے پیش کی تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں تیس سے زیادہ ضعیف احادیث نہیں ہیں۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ اگر اس میں چند کمزور حدیثیں نہ ہوتیں تو یہ کتاب بہت عمدہ ہوتی۔(۱۶)

یہ کتاب دو حیثیتوں سے تمام صحاح ستہ میں ممتاز ہے۔

ایک حسن ترتیب یعنی تبویب بغیر تکرار حدیث کے کی ہے اس کی یہی خوبی دیکھ کر حافظ ابوزرعہ کی زبان سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا تھا کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ گئی تو فن حدیث کے اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی سنن نسائی کے مقابلہ میں ابن ماجہ کی شروح زیادہ ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رقمطراز ہیں۔

"وفی الواقع از حسن ترتیب و سرد احادیث بے تکرار و اختصار
آنچہ ایں کتاب دارد ہیچ یک از کتب نہ دارد"۔(۱۷)

یہ صحاح ستہ اور انکے طبقات کا مختصر جائزہ تھا جو پیش کیا گیا۔ جو حفاظت حدیث کے باب میں اس بات کی سند فراہم کرتی ہے کہ آئمہ محدثین نے اخذ حدیث اور روایت حدیث میں جس حزم و احتیاط کا مظاہرہ کیا وہ اپنی نظیر خود آپ تین لاکھ احادیث منتخبہ میں سے ۱۲۰۰۰ احادیث کا لینا خود دلیل ہے اس بات کی کہ اگر کہیں بھی کوئی شبہ نظر آیا تو اس کو اپنی تالیفات سے نکال باہر کیا اور ایسی احادیث پیش کیں جنہیں قبول عام کے ساتھ اصول حدیث اور جرح و تعدیل کے تمام معیار قبول کرتے تھے۔

حوالہ جات

۱۔ تدریب الراوی، ص ۱تا۶
۲۔ حجیت حدیث مولانا بدر عالم مہاجر مدنی ص ۸۶
۳۔ ایضاً مولانا تقی عثمانی، حجیت حدیث، ص ۱۰۸
۴۔ مشکوٰۃ شریف ص، ۳۲
۵۔ ڈاکٹر خالد محمود، آثار الحدیث، ج ۱ص ۳۲۳تا۳۴۰
۶۔ عجالہ نافعہ از شاہ عبدالعزیز (اردو) ص ۴۷تا۵۰
۷۔ ایضاً ۸۔ تاریخ خطیب ج، ۲ص، ۴
۹۔ مقدمہ بخاری ۱۰۔ الرسالہ المستطرفہ ص، ۱۱
۱۱۔ ڈاکٹر خالد علوی، حفاظت حدیث، ص، ۳۲۴، ۳۲۵ و مقدمہ مسلم از نووی - ۱۲۔ ایضاً - ۱۳۔ ایضاً - ۱۴۔ منظور احمد، تاریخ حدیث، ص، ۴۴
۱۵۔ حفاظت حدیث از علوی، ص، ۳۲۴، ۳۲۵
۱۶۔ مولانا عبدالرشید نعمانی، ابن ماجہ اور علم حدیث، ص ۲۱۸
۱۷۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج، ۲ ص، ۱۸۹
۱۸۔ بستان المحدثین، ص، ۱۱۲